النبوۃ والرسالۃ

بقلم، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی (شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔

ترجمہ:۔ حمد ہے اُس خداوند ذوالجلال کی جس نے ہم کو دین حق کی ہدایت دی، اور ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اگر اللہ تعالےٰ ہم کو ہدایت نہ دیتا، بے شک ہمارے رب کے پیغمبر حق لے کر آئے ہیں،

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مبعوث ہونا اہل جہاں کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کبریٰ اور منت عظمیٰ ہے۔ اگر ان بزرگوں کا واسطہ اور ذریعہ نہ ہوتا تو ہم بے سمجھوں کو اُس واجب الوجود جل مجدہٗ کے وجود اور اس کی وحدت کی طرف کون ہدایت کرتا اور ہمارے مولیٰ جل شانہٗ کے احسانات اور انعامات بے غایات بے نہایات کے شکر کے طریقے کون بتاتا۔ اور اس کے اوامر اور نواھی اور مرضیات اور نامرضیات میں کون تمیز کرتا اور ہمارے مبدا اور معاد سے اور دنیا اور آخرت کے احکام سے ہم کو کون آگاہ کرتا۔ یونان کے حکماء اور فلاسفہ نے باوجود کمال فہم وفراست وکمال دانائی صانع عالم کے وجود کی طرف ہدایت نہ پائی۔ اور کائنات کے وجود کو دہر یعنی زمانہ کی طرف منسوب کیا اور کہا۔

وما یھلکنا الا الدھر   اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے

لیکن حضرات انبیاء کرام کے دلائل اور براھین جب آفتاب کی طرح جلوہ گر ہوئے تو متاخرین فلاسفہ طوعاً وکرھاً وجود صانع جل شانہٗ کے قایل ہوئے اور اپنے متقدمین کے مذہب کو رد کیا۔

ھماری ناقص عقلیں دنیا اور آخرت کے بارہ میں بغیر انبیاء کرام کی رہنمائی کے معزول اور بے کار بلکہ مخذول اور خوار ہیں، عالم میں جدھر بھی نظر ڈالئے ایک عظیم اختلاف نظر آتا ہے۔ ایک ہی فعل اور ایک ہی نظریہ ہے۔ کہ ایک شخص اُس کو مستحسن سمجھ رہا ہے اور دوسرا اُس کو غایت درجہ قبیح سمجھتا ہے۔ دونوں طرف عقلاء کی جماعت ہے اور اختلاف اس درجہ شدید ہے کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا نظر آتا ہے۔

عقلاء کا اشیاء کے حسن وقبح میں اختلاف بہ اس امر کی دلیل ہے کہ خیر وشر اور حسن وقبح کی تقسیم پر تو اتفاق ہے، اختلاف فقط تعین میں ہے کہ کونسی شئ اچھی ہے۔ اور کونسی بری۔ اس تقسیم میں کسی کو اختلاف نہیں کہ بعض چیزیں اچھی ہیں اور بعض بری۔ اور اس پر بھی تمام عقلاء کا اتفاق ہے کہ عقول میں بڑا تفاوت ہے، کسی کی عقل شمع اور چراغ کی طرح ہے اور کسی کی چاند اور سورج کی طرح، پھر یہ کہ بعض رنگ ایسے ہیں کہ دن ہی میں ان کا فرق معلوم ہوتا ہے، رات کو فرق محسوس نہیں ہوتا

کشمشی، عنابی اور کلومی رات کو ایک ہی رنگ معلوم ہوتے ہیں، دن میں فرق معلوم ہوتا ہے اور دن میں بھی فرق اس وقت معلوم ہوتا ہے جب کوئی گرد وغبار نہ ہو۔ ایسا ہی ہر عقل سے اعمال کے صحیح حسن و قبح کا ٹھیک ٹھیک فرق نہیں معلوم ہو سکتا جب تک کہ وہم اور غرض اور نفسانی خواہش کا گرد وغبار بالکلیہ سامنے سے نہ ہٹ جائے یہی وجہ ہے کہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ محبت میں آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ ع

محبت کیا بھلے چنگے کو دیوانہ بناتی ہے

اور یہی وجہ ہے کہ آدمی کو اپنی پارٹی کے عیب نظر نہیں آتے، اور دوسروں کی بھلائی بُرائی دکھائی دیتی ہے،

معلوم ہوا کہ اشیاء کے حسن و قبح اور حسن و قبح کے فرقِ مراتب معلوم کرنے کے لئے ایسی کامل عقل چاہئے کہ جو آفتاب کا حکم رکھتی ہو اور ہزاروں ہزار میل تک کسی ادنیٰ وہم اور کسی نفسانی خواہش کا ذرہ برابر نام ونشان بھی نہ ہو، ایسی کامل عقل حضرات انبیاء کی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے حق جل شانہٗ نے قرآن کریم میں انبیاء کرام کو عباد مخلصین اور مصطفین الاخیار کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ مطلب ان کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ جن کو اپنا سفیر یعنی نبی اور رسول بنا کر بندوں کی طرف بھیجتے ہیں، وہ من کل الوجوہ پسندیدہ اور برگزیدہ اور خدا کے مخلص بندے ہوتے ہیں، اور مخلص کے معنی خالص کے ہیں جس میں کسی دوسری چیز کا شائبہ نہ ہو، حضرت انبیاء علیہم السلام کو عباد مخلصین اس معنی میں کہا گیا ہے، کہ ان کا ظاہر و باطن خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے نفس اور شیطان کے شائبہ سے بالکل پاک ہوتا ہے عقل اگرچہ ایک درجہ میں حجت ہے مگر ناتمام ہے مرتبۂ بلوغ کو نہیں پہنچی ہے۔ حجت بالغہ انبیاء کرام کی بعثت ہے ؎

خلق اطفالند جز مست خدا

نیست بالغ جز رهیده از ہوا

اے میرے دوستو! خوب سمجھ لو کہ عقل عالم ہے۔ حاکم نہیں، حق تعالیٰ نے عقل اس لئے دی ہے کہ احکم الحاکمین کے جو احکام تم کو اس کے وزراء یعنی انبیاء و رسل کے ذریعہ سے پہنچیں ان کو سمجھو اور ان کا اتباع کرو، تم کو عقل اس لئے نہیں دی گئی کہ تم احکام خداوندی اور اس کے وزراء اور خلفاء پر تبصرہ کرو،

حق جل شانہٗ جس طرح ہمارے وجود کے مالک ہیں، اسی طرح ہماری عقلوں کے بھی مالک ہیں وہ اگر چاہیں تو ایک سرسام طاری کر کے عقل کو سلب کرلیں یا یکایک بلا کسی سبب کے کسی کو دیوانہ بنا دیں، پس جبکہ عقل خداوند ذوالجلال کی مملوک اور اس کا عطیہ ہے اور اس درجہ لاچار اور درماندہ ہے تو اس کو احکم الحاکمین کے احکام پر نکتہ چینی کرنے سے کچھ تو شرمانا چاہئے۔

مارشل لار کی عدالت سے جب یہ حکم جاری ہوا کہ مارشل لار کے احکام پر کسی کو تبصرہ اور رائے زنی کی اجازت نہ ہوگی تو اس ناچیز کی زبان سے یہ دو شعر نکلے ؎

مارشل لا ارچہ بود ای ارجمند — چشم بند و گوش بند ولب بہ بند

حکم فانی را چو شد ایں حرمتے — حکم باقی را بداں چوں رفعتے

(باقی آئندہ)